ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

نورانی قاعدہ

ہردوئی

مکمل

ہدایات برائے معلّمین کرام

۱ بچوں کوشروع ہی سے آدابِ اسلامی سکھائیں تاکہ معصوم ذہنوں میں صحیح اسلامی تعلیم کا نقش بیٹھے اوران کی زندگی میں ڈھل سکے۔

۲ ہر وقت کی دعائیں مثلاً سونے جاگنے، مسجد جانے و نکلنے، بیت الخلاء جانے و نکلنے کی سنتیں یاد کرائی جائیں۔ ایسے ہی نماز اور وضو کی سنتیں، فرائضِ وضو، مستحبات و مکروہاتِ وضو، واجباتِ نماز، مکروہاتِ نماز وغیرہ شروع ہی سے یاد کرانے کا اہتمام کیا جائے۔

۳ علم کا ادب، کتابوں کا ادب، کاغذ کا ادب غرض یہ کہ علم اور متعلقات علم کے آداب بھی بچوں کو ذہن نشیں کرائے جائیں بلکہ اس پر عمل کی بھی برابر ہدایت کی جائے تاکہ علم کی عظمت ان کے قلوب میں بیٹھے۔

۴ قرآن مجید اور پاروں کے ادب میں کوتاہی پر تنبیہ بھی کی جائے۔

تلاوت کے تین اہم فائدے

۱ دل کا زنگ دُور ہوتا ہے۔ ________________ (حدیث)

۲ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ترقی ہوتی ہے۔ ________________ (مضمون حدیث)

۳ ہر ہر حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں (بلا سمجھے پڑھنے پر بھی)۔ ________________ (حدیث)

اگر کوئی یہ کہے کہ بلا سمجھے پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں تو وہ بددین ہے یا جاہل یا دونوں باتیں ہیں۔

تلاوت کے دو اہم آداب

۱ پڑھنے والا دل میں یہ خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے سناؤ کیسا پڑھتے ہو۔

۲ سننے والا دل میں یہ خیال کرے کہ احکم الحاکمین اور محسن اعظم کا کلام پاک پڑھا جارہا ہے اس لیے نہایت عظمت و محبت کے ساتھ سننا چاہیے۔

ہدایات

ہدایت تختی نمبر ١

"مفردات" الگ الگ حروف کا نام ہے۔ کل ٢٩ حروف ہیں جو تمام تعلیم کی بنیاد اور جڑ ہیں۔ نرمی اور محبت کے ساتھ بچہ کو بالمقابل بٹھلا کر بسم اللہ پڑھا کر پھر دعا پڑھائیں اور بتلائیں کہ ہر اچھے کام کے شروع میں بسم اللہ الخ پڑھا کریں اور دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی ایک ایک حرف پر رکھوا کر تھوڑا تھوڑا سبق پڑھایا کریں۔ ٢ حرفوں کے نام صحت کے ساتھ اس طرح یاد کرائیں: اَلِف، بَا، تَا، ثَا، جِیمْ، حَا، خَا، دَالْ، ذَالْ۔ رَا، زَا، سِیْنْ، شِیْنْ، صَاد، ضَاد، طَا، ظَا، عَیْنْ، غَیْنْ، فَا، قَافْ، کَافْ، لَامْ، مِیْمْ، نُوْنْ، وَاوْ، ھَا، ھَمْزَہ، یَا، یَا۔ ٣ پہلے دن پہلی سطر کے چار حروف ا ب ت ث پڑھائیں اور نقطوں کے نام تین تک گنتی کے ساتھ یاد کرائیں۔ اچھی طرح سمجھا دیں کہ ب ت ث تینوں کی ایک ہی شکل ہے۔ صرف نقطوں سے اِن کی پہچان ہوتی ہے۔ نیچے ایک نقطہ ہو تو ب ہے اوپر دو نقطے ہوں تو ت ہے، اور تین نقطے اوپر ہوں تو ث ہے۔ اس طرح کے سوالات کرتے رہیں کہ ث کا ایک نقطہ مٹا دیں تو کیا بن جائے گا وغیرہ۔ ایسی مشق کرائیں کہ سوال کرنے سے بچے غلطی نہ کھائیں اور چستی و ہوشیاری سے چٹ پٹ جواب دیں۔ ایسا پختہ یاد نہ ہو تو آگے نہ بڑھائیں خواہ کئی دن گزر جائیں، پھر ان حرفوں کی اچھی طرح پہچان ہونے کے بعد دوسرا سبق ج ح خ پڑھا کر اُن کے نقطے بھی اسی طرح سمجھائیں کہ ان تینوں حرفوں کی بھی ایک ہی شکل ہے۔ مگر نقطوں کے فرق سے شناخت ہوتی ہے۔ اسی طریقہ پر آخر تک تمام تختی ختم کرائیں اَلف کو کھینچ کر پڑھنے نہ دیں۔ بَا تَا جیسے حروف کو تھوڑا کھینچ کر پڑھیں۔ جیم دال جیسے حروف کو زیادہ کھینچ کر پڑھیں۔ ٤ بچہ نے اس تختی کو اوّل سے آخر تک ترتیب کے ساتھ جب صحیح یاد کرلیا تو ایسے ہی آخر سے اوّل کی طرف اور اوپر سے نیچے کی طرف سنیں۔ ٥ جلی قلم سے مطبوعہ مفرد حروف کو علیحدہ علیحدہ کتر لیں، ان کترے ہوئے حرفوں کو ورق کہتے ہیں۔ ان ورقوں کو ملا کر بلا ترتیب پوچھیں۔ جب اس طور پر بھی ہر طرح سے پکا یاد ہو جائے تو قرآن مجید سے مفرد حروف پوچھیں۔ بچے اگر نہ بتا سکیں تو مت

گھبرائیں، غصہ نہ کریں۔ وہی حرف قاعدہ میں دکھائیں پھر بھی نہ آئے تو بتائیں۔ پھر پوچھیں پھر بتائیں۔ الغرض حرف شناسی اتنی ہو جائے کہ پوچھنے پر بلا تامل بتا دیں۔ یہ امتحان روز مرہ لیا کریں۔ جتنا امتحان لو گے اور جتنی دیر اس میں لگاؤ گے کم ہے۔ روز مرّہ کے سبق سے اس امتحان کو مقدم سمجھیں بلکہ اس امتحان ہی کو سبق جانیں۔ اگر کسی دن سبق نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں مگر امتحان میں ہر گز ناغہ نہ ہو، اس ہدایت کو آئندہ کی تمام تختیوں میں یاد رکھیں عقلمند کو اشارہ کافی ہے اور یہی راز ہے، خوب سمجھ لیں۔ ⑥ ہر حرف اس کے مخرج سے نکلوائیں تاکہ ث۔ س۔ ص (ت۔ ط) ذ۔ ز۔ ظ۔ ض۔ (ہ۔ ح۔) ء۔ ع۔ (خ۔ ق) وغیرہ حروف جو ایک دوسرے کے مشابہ ہیں ان میں بخوبی امتیاز ہو۔ ان حرفوں کا فرق نہایت اہتمام کر کے سمجھا دیں، اکثر معلم اس طرف توجہ نہیں کرتے اور حیلے بہانے بناتے ہیں۔ مگر آپ ہر گز ایسا نہ کریں۔ حروف کے صفات (پتلی، موٹی، سیٹی، بلندی، پستی وغیرہ) کو خوب یاد کرا دیں، ان میں سے بعض حروف کے مخارج کو زبانی یاد کرا دیں۔

ث ذ ظ

ان تین حروف کا مخرج ایک ہی ہے مگر صفات کے فرق کی وجہ سے ہر ایک حرف کی آواز الگ الگ ہے۔ مخرج یہ ہے، زبان کی نوک کو اگلے اور اوپر کے دو دانتوں کے کنارے سے لگانا یعنی زبان کی نوک کا اوپری حصہ دانتوں کے کنارے سے اس طرح ملے کے سامنے بیٹھنے والے کو زبان کی ذراسی نوک باہر نظر آئے یہ بھی ذہن نشین کرا دیں کہ ثَ اور ذَ کی آواز ذرا نرم ہوتی ہے اور ظَ کی آواز بھری ہوئی (منہ بھر) ہوتی ہے۔

س ص ز

زبان کی نوک کو اگلے اور نچلے دو دانتوں کے اوپر سے لگائیں مخرج ایک ہے مگر آواز میں فرق ہے یعنی زَ کی آواز بلند ہوتی ہے۔ صَ کی آواز پُر اور سَ کی آواز باریک ہوتی ہے اور سیٹی کی آواز تینوں حروف میں ہوتی ہے۔

ت د ط

ان تینوں کا مخرج زبان کی نوک اور سامنے کے اوپر کے دانتوں کی جڑ ہے۔ تَ پتلی اور طَ موٹی (پُر) ہوتی ہے۔

ء ہ

ان دونوں کا مخرج حلق کا آخری حصہ ہے جو سینہ کی طرف ہے۔

ع ح

یہ دونوں حلق کے درمیان والے حصہ سے نکلتے ہیں۔ حَ اور ہَ میں فرق اور ادائیگی کی مشق بھی اچھی طرح کرا دیں۔

غ خ ان کا مخرج ابتداءِ حلق ہے منہ کی طرف والا حصہ۔

ق ك زبان کی جڑ اوپر کے تالو سے لگائیں۔ تو قؔ نکلتا ہے۔ اور كؔ کا مخرج ہے زبان کی جڑ اور اوپر کا تالو منہ کی جانب ذرا نیچے ہٹ کر۔

ض زبان کی کروٹ کو اوپر کی ڈاڑھوں کی جڑ سے لگانا۔ بائیں جانب کی ڈاڑھوں سے آسانی ہے۔ دائیں طرف سے بھی ادا کرنا صحیح ہے اور زبان کی نوک کہیں نہ لگنے پائے آواز ظؔ کے مشابہ ہوتی ہے مگر بالکل ظؔ نہ ہو۔

م ن زبان کا سرا اوپر کے تالو کے سخت حصے سے لگے تو 'ن' ادا ہوتا ہے اور اوپر کے دو دانتوں کا کنارہ نیچے کے ہونٹ کے اندرونی حصے سے لگے تو 'م' ادا ہوتا ہے۔ ان دو حرفوں کے ادا کرتے وقت ناک میں آواز نہ جائے۔

یہ ۷ حروف پُر پڑھے جاتے ہیں اور ان ہی سات حروف کو حروف مستعلیہ کہتے ہیں (پُر پڑھے جانے والے حروف) خ ص ض غ ط ق ظ ۔ ع غ (عَین غَین) میں یائے لین مجہول ادا نہ ہوں معروف پڑھے جاویں۔ حروف شناسی کی مشق کے لئے تختۂ سیاہ سے بھی مدد لینا چاہیے۔ ہر سبق کو بچہ سے لکھوائیں۔ جب تک بچہ اپنے سبق کو اچھی طرح لکھنے پڑھنے اور سمجھنے پر قادر نہ ہو جائے، ہرگز دوسرا سبق شروع نہ کرائیں۔

ھدایت تختی نمبر ۲

مرکبات (ملے ہوئے حروف) اکثر حروف جب آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو ان کی شکلیں بدل جاتی ہیں اور پہچانی نہیں جاتیں، اس تختی میں وہ شکلیں دکھائی گئی ہیں۔ پہلی تختی کی امداد سے الگ الگ حرف کی شکل اور اس کا نام سمجھاتے اور بتاتے اور پوچھتے جائیں، اوّل سے آخر، آخر سے اوّل، اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر کی طرف یاد کرائیں۔

(۱) واضح ہو کہ ان میں ن ی بھی ب ت ث کے ہم شکل ہو گئے ہیں۔ صرف نقطوں کی تعداد اور اُن کے اوپر نیچے ہونے سے امتیاز ہوتا ہے۔ مثلاً اوپر ایک نقطہ ہو تو نؔ نیچے ہو تو بؔ وغیرہ اسی طرح باقی ہم شکل حرفوں کی نقطوں سے پہچان ہوتی ہے۔ کسی حرف کو پہچاننے کے لیے اس کا صرف نقطہ اور اُس کا سِرا ہی کافی ہے۔ غرض کہ ایک سی سورت والے حروف کے نقطے ردّ و بدل کر کے یاد کرائیں۔ مثلاً بؔ کا نقطہ اگر اوپر رکھ دیں تو کون سا حرف بن جائے گا؟ اور تؔ کا نقطہ نیچے لگا دیں تو کون سا حرف ہوگا؟ تؔ اور قؔ میں کیا فرق ہے؟ شؔ اور ثؔ میں کیا فرق ہے؟ (۲) اسی تختی سے طلبہ کو مطالعہ کا ڈھنگ سکھائیں، مثلاً پارۂ عمّ کا کوئی صفحہ یا چند سطریں مقرر کر کے طلبہ سے کہیں کہ اس کے تمام حرفوں کو پہچانیں جو حرف نہ پہچانا جائے اس کو ان مرکب حرفوں کی شکلوں

میں تلاش کریں۔ (۳) صفحہ ۹ کی آخری سطر کو اس طرح پڑھائیں۔ہمزہ اصلی شکل میں۔ہمزہ الف کی شکل میں، ہمزہ واوٴ کی شکل میں، ہمزہ یا کی شکل میں۔ (۴) اسی تختی میں اتنی مشق ہوجانی چاہیے کہ قرآن مجید کے جس مقام سے حروف پوچھے جائیں بلا تامل حرفوں کے نام لیتے جائیں۔ مثلاً عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ کو اس طرح بتا سکیں ع۔ م۔ ی۔ ت۔ س۔ ا۔ ء۔ ل۔ و۔ ن۔ جب تک اتنی مشق نہ ہو آگے نہ بڑھائیں اور ایسی استعداد کے لیے اس تختی کی مزید مشق کرادیں، بچوں میں اس تختی کے ختم پر اتنی صلاحیت نہ پیدا ہو تو اپنے طریقۂ تعلیم کی کوتاہی جانیں اور حالت درست ہونے تک تختی ۳ شروع نہ کراویں۔

ھِدایت تختی نمبر ۳

معلموں کو لازم ہے کہ قاعدہ کے ختم تک کوشش کرتے رہیں کہ بچے ہر حرف کو اپنے مخرج سے ادا کیا کریں۔ اس تختی میں حرکات کا بیان تین صفحات میں ہر ایک کی مثالوں کے ساتھ کیا گیا ہے۔تختی شروع کرانے سے پہلے زبر، زیر، پیش کی شناخت کرائیں، یہ بھی یاد کرائیں کہ حرکت زبر، زیر، پیش کو کہتے ہیں اور جس حرف پر زبر، زیر، پیش ہو اُسے متحرک کہتے ہیں۔ زبر کو فتحہ، زبر والے حرف کو مفتوح۔ زیر کو کسرہ، زیر والے حرف کو مکسور۔ پیش کو ضمہ، پیش والے حرف کو مضموم کہتے ہیں۔ جب ان حرکتوں کو خوب پہچاننے لگیں تب ان کو ہجوں سے یہ تختی پڑھائیں۔ اس طرح سے (ہمزہ زبر اَ، ہمزہ زیر اِ، ہمزہ پیش اُ) یہ بھی سمجھادیں کہ الف پر کوئی حرکت یعنی زبر، زیر، پیش وغیرہ نہیں ہوتی، جس الف پر زبر، زیر، پیش ہو اُسے ہمزہ جانو۔ اسی طرح یہ تختی ہجوں سے آخر تک خوب صحت کے ساتھ یاد کرائیں۔ جب ہجوں سے یاد ہوجائے تو رواں پڑھائیں۔ رواں کی خوب مشق کرائیں، اوپر سے نیچے کو، نیچے سے اوپر کو، بائیں سے دائیں کو پڑھائیں۔ بیچ بیچ میں سے پوچھیں۔ جُدا جُدا ورقوں پر حرکتیں رکھ کر پڑھنے کی مشق کرائیں۔ ہجوں میں پہلے حرف کا نام لیا جاتا ہے، پھر حرکت کا۔ ایسی مشق ہوجانے کے بعد الفاظ کو ہجے اور رواں ساتھ ہی ساتھ کرانا چاہیے مثلاً (عین زبر عَ، باز بر بَ۔ عَبَ، دَال زبر دَ۔ عَبَدَ) اب ہر سبق میں ہجے اور رواں دونوں اہم ہیں کہ دونوں میں صاف صاف ادائیگی ہو، اگر دونوں میں سے کسی ایک میں بھی کمی رہی تو آگے سبق نہ دیں۔ رائے مفتوح اور مضموم کو پُر اور مکسور کو باریک پڑھائیں۔ غرض یہ کہ حرکات ـَـ ـِـ ـُـ کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں اور نہ جھٹکا ہونے دیں۔ نیز ہجے اور رواں سوچ سوچ کر اور اٹک اٹک کر سنادے تو یاد میں شمار نہ کیا جائے۔ ہجے اور رواں دونوں کو منھ کھول کر واضح طور پر لہجہ کے ساتھ بچہ زبان سے ادا کرے لہجہ

سے بچوں کی دلچسپی میں اضافہ ہوتا ہے۔

ھدایت تختی نمبر ۴

اس تختی میں پہلے حروفِ مدہ (ا، ی، و) کا بیان الگ الگ تین صفحات میں ہے۔ پھر کھڑا زبر، کھڑا زیر، اُلٹا پیش (جودراصل حروف مدہ ہی کی تختیاں ہیں) الگ الگ تین صفحات میں مثالوں کے ساتھ درج ہے۔ ان چھ کو ایک الف کے برابر کھینچنا چاہیے۔ اس مقدار میں کمی بیشی نہ ہو۔ کمی سے حرف حرکت بن جائے گا اور بیشی سے مد ہو جائے گا، ایک الف کی مقدار وہی ہے جو اردو زبان میں ہے۔ جیسے پانی کہ اس میں پا، کو ایک الف کے برابر کھینچا جاتا ہے اور نی کو بھی ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھتے ہیں۔ اس میں کمی بیشی ہو تو لفظ غلط ہو کر سننے میں ناگوار بھی ہوگا۔ اسی طرح ایسی غلطیوں سے عربی الفاظ بھی غلط ہو جاتے ہیں۔ ان اسباق کے ہجے اس طرح ہوں گے۔ (ب ا زبر بَا) (بَ وٗ پیش بُوْ اور بَ کھڑا زبر بٰا (بٰ کھڑا زیر بِیْ) بٗ اُلٹا پیش بُوْ۔ الفاظ کے ہجے اس طرح ہوں گے مثلاً زَ الف زبر زَا۔ دالٓ زبر دَ۔ زَادَ) مَ زبر مَ، وٓآ زبر وَا، مَوَا۔ زٖیٓ زیر زِیْ۔ مَوَازِیْ۔ نٓ پیش نُ۔ مَوَازِیْنُ۔ ہٗ الٹا پیش ہٗ۔ مَوَازِیْنُہٗ۔ ہر تختی کی پہلی سطر یا پہلا لفظ اگر پکا ہو جائے تو ساری تختی بچہ خود بخود نکال لے گا۔ اسی طرح ہر سبق اور ہر تختی میں خلافِ ترتیب بچہ کا امتحان لیتے رہنا چاہیے۔ مَا۔ مُو۔ می اور نا۔ نو۔ نی کے پڑھتے وقت ناک میں آواز نہ جائے یعنی ان کو (ماں، موں۔ میں۔ ناں۔ نوں۔ نیں) کی طرح پڑھنا بڑی غلطی ہے۔ یائے مکسور کی ادائیگی ہمزہ مکسور کی طرح نہ ہو۔ اور واؤ مضموم کو ہمزہ مضموم کی طرح نہ پڑھیں۔ مجہول آواز یعنی ڈھیلی آواز سے ہر جگہ بچایا جاوے جیسے چور کی واوٓ اور شیر کی یآ دونوں مجہول ہیں اور نور کی واوٓ اور تیر کی یٓ دونوں معروف ہیں۔ عربی میں سب آوازیں معروف یعنی سخت ہوتی ہیں۔

ھدایت تختی نمبر ۵

حروف لین مثلاً قَوْ اور لَیْ کو اس قدر جلد پڑھیں جس قدر قُفْ اور نَسْ کو جلدی پڑھتے ہیں۔ حروف لین کو معروف پڑھیں جیسے اُردو میں بمبئی کی یآ ہے اور بالاموٗ کا واوٓ۔

ھدایت تختی نمبر ۷ ۸

تنوین کے ہجے (بٓ دوزبر بًا۔ ب دو زیر بٍ۔ بٓ دو پیش بٌ) دوزبر جس حرف پر ہوں اُس کے آخر میں ایک الف لکھا جاتا ہے مگر یہ الف وصل (ملانے) میں نہیں پڑھا جاتا اور نہ ہجے کرنے میں، البتہ وقف میں پڑھا جاتا ہے۔ تختی ۸ کی پہلی سطر کے ہجے

کے ہجے (تَ دو زبر تًا۔ تَ نَ زبر تَنَ) اس طرح تنوین اور نون ساکن کو بیک وقت ہجے کر کے پھر اسی وقت دونوں کو رواں پڑھائیں کہ آواز دونوں کی یکساں ہوتی ہے۔

ہدایت تختی نمبر ۱۱ ۱۲

اس میں قلقلہ کا بیان ہے۔ مثلاً بْ ساکن پڑھنے کے وقت دونوں لب مل کر سختی کے ساتھ علیحدہ ہوں اگر دونوں لب علیحدہ نہ ہوں تو بْ کا قلقلہ ادا نہ ہوگا۔ بخلاف مْ ساکن کے کیوں کہ اس میں قلقلہ نہیں ہے حالانکہ دونوں حروف لبوں سے نکلتے ہیں جیسے: اَبْ، اَمْ۔

ہدایت تختی نمبر ۱۳

ہجے مثلاً اَبَّ کے اس طرح ہوں گے (ہمزہ بَ زبر اَبْ۔ بَ زبر بَ۔ اَبَّ) مشدد حرف کی ادائیگی میں دو حروف کے برابر تاخیر اور کچھ سختی ہوتی ہے۔ یّ پر تشدید ہو تو یّ کو خوب ظاہر کر کے پڑھیں۔ وّ پر تشدید ہو تو پڑھتے وقت ہونٹوں میں گولائی ہو جائے۔

ہدایت تختی نمبر ۱۴

① تشدید والی رَا پر زبر یا پیش ہو تو پُر پڑھیں گے۔ ② زیر والی رائے مشدّدہ کو باریک پڑھیں گے جیسے بِرٍّ۔ ③ رائے مشددہ پر زبر یا پیش ہو اور اُس سے پہلے حرف پر زیر ہو تو رَا کو شروع سے پُر ہی پڑھیں گے۔ جیسے بِرًّ بِرٌّ۔ ④ رائے مشددہ پر زیر ہو اور اس سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہو تو رَا کو شروع ہی سے باریک پڑھیں گے۔ جیسے شَرٍّ بُرِّزَ۔ ⑤ رائے ساکنہ سے پہلے زیر ہو تو اس کے باریک ہونے کی تین شرطیں ہیں: ① رائے ساکنہ سے پہلے زیر اصلی ہو، عارضی نہ ہو۔ ② زیر اور رائے ساکنہ دونوں ایک کلمہ میں ہوں۔ ③ رائے ساکنہ کے بعد اسی کلمہ میں حروف مستعلیہ میں سے کوئی نہ ہو۔ (یہ سات حروف ہیں: خَ صَ ضَ غَ طَ قَ ظَ جن کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہے) اگر تین شرطوں میں سے ایک بھی نہ ہوگی تو رَا پُر ہوگی۔ تفصیل اس قاعدہ کی جمال القرآن لمعہ صفحہ ۸ پر دیکھیں۔ ⑥ رائے ساکنہ سے پہلے یائے ساکنہ ہو تو رائے ساکنہ ہر حال میں باریک ہوگی جیسے قَدِیْرْ۔ خَیْرْ۔ ضَیْرْ۔ ⑦ رائے ساکنہ سے پہلے اگر یائے ساکنہ کے علاوہ کوئی حرف ساکن ہو تو اب تیسرے حرف پر زبر یا پیش ہو تو راء کو پُر پڑھیں گے جیسے وَالْفَجْرْ۔ اُمُوْرْ جب کہ دونوں جگہ وقف کریں۔ اور اگر تیسرے حرف پر زیر ہو تو راء ساکنہ باریک ہوگی جیسے ذِکْرْ جب کہ وقف کریں۔

ہدایت تختی نمبر ۱۵ قمری و شمسی کلمہ کے شروع میں جو ہمزہ الف کی شکل میں ہے اگر اس سے پہلے کوئی کلمہ یا حرف ملے تو وہ ہمزہ نہیں پڑھا جائے گا اور اگر اسی ہمزہ سے شروع کریں تو اس کو زبر کے ساتھ ادا کیا جائے گا۔

ہدایت تختی نمبر ۱۹ مدّ کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں، پہلی اور دوسری قسم میں دو الف سے چار الف تک مد ہوتا ہے۔ جس کو توسط کہتے ہیں اور تیسری قسم مد لازم میں ۳/الف سے ۵/الف تک مد ہوتا ہے جس کو طول کہتے ہیں۔ ۵/الفی طول بہتر ہے۔

مدّ لازم کی دو قسمیں ہیں: ① کلمی ② حرفی، پھر ان دونوں کی بھی دو دو قسمیں ہیں: ① مثقل ② مخفف

مدّ لازم کلمی مثقل جہاں حرف مد کے بعد والے حرف پر تشدید ہو اور ایک کلمہ میں ہو جیسے دَآبَّةٍ **مدّ لازم کلمی مخفف** جہاں حرف مد کے بعد والے حرف پر سکون ہو اور ایک کلمے میں ہو جیسے آٰلْـٰٔنَ، پورے قرآن میں یہی ایک مثال ہے۔ **مدّ لازم حرفی مثقل** جس حرف کے تلفظ میں حرف مد کے بعد تشدید ہو اور حروف مقطعات میں سے ہو جیسے الٓمّٓ (الف لَآم مّیٓمْ) میں لام کا مد۔ **مدّ لازم حرفی مخفّف** جس حرف کے تلفظ میں حرفِ مد کے بعد ساکن حرف ہو اور حرف مقطعات میں سے ہو جیسے قٓ (قَآفْ)، نٓ (نُوْنْ) **مدّلین لازم** حرف لین کے بعد سکون اصلی ہو جیسے عٓسٓقٓ، کٓھٰیٰعٓصٓ دونوں میں عَیْنْ اور پورے قرآن کریم میں اس کی یہی دو مثالیں ہیں اس میں تین یا پانچ الف والا طول بہتر ہے اور قصر نہایت ضعیف ہے۔ **مدّ عارض وقفی** حرف مد کے بعد سکون وقف کی وجہ سے ہو جیسے تُكَذِّبَانِ○ يَعْلَمُوْنَ ○ نَسْتَعِيْنُ○ وغیرہ یہاں تین الفی طول بہتر ہے پھر توسط جس کی مقدار ۲/الف ہے پھر قصر کا درجہ ہے۔ **مدّلین عارض وقفی** حرف لین کے بعد سکون وقف کی وجہ سے ہو جیسے خَوْفٍ○ وَالصَّيْفِ اس میں قصر بہتر ہے، پھر توسط دو الفی پھر طول تین الفی کا درجہ ہے۔

(۱) ہجے اس طرح ہو گا۔ وَ صٓ زبر وَصٗ۔ صٓ فٓ کھڑا زبر صٰفٗ۔ وَصّٰفٗ۔ اوپر مدّ وَصّٰٓفٗ۔ ف کھڑا زبر فَا۔ وَصّٰٓفٗ، تَ زیرتِ۔ وَصّٰٓفّٰتِ۔

ہدایت تختی نمبر ۲۰ طلبہ کو ایک دو کلمے نرمی سے سمجھا دیں تو سمجھ لیں گے طلبہ سے مطالعہ میں رواں نکلوائیں۔ رواں پڑھ کر ہجے رواں پوچھیں اور پارہ عم سے ان کلمات کا امتحان لیتے رہیں۔ طریقۂ تعلیم درست ہے، تو طلبہ خود بخود پڑھ کر سنا دیں۔ (۲) ہجے اس طرح ہوں گے وَ زبر وَ۔ لَ

ضَ زبر لَضَ۔ وَلَضَ۔ ض ال زبر ضَال۔ وَلَضَال اوپر مدّ وَلَضَّآل۔ لَ یَ زیر لِی۔ وَلَضَّآلِّیْ نَ زبر نَ۔ وَلَضَّآلِّیْنَ آگے آیت وَلَضَّآلِّیْنَ (ہجوں میں پہلے حرف کا نام لیا جاتا ہے پھر حرکات کا۔ اور لفظ کے ختم ہونے تک ہر حرف کے رواں پہلے حرف سے ملاتے رہتے ہیں)

ہدایت تختی نمبر ۲۱

① حروفِ مقطعات کو زبانی یاد کرادینا موجب برکت ہے۔ ② الٓمٓصٓ اور الٓمٓرٰ میں اس کا خاص خیال رکھیں کہ مِیْمْ کو کھینچتے وقت دوسری میم میں غنّہ نہ ہونے پائے۔ اسی طرح الٓرٰ میں لَامْ کی میم میں بھی غنّہ نہ ہونے پائے۔ ③ عَیْنْ سِیْنْ کے نون ساکن خفاء کرایا جائے۔ میم مشدّد غنہ کے ساتھ ادا ہو۔ ④ طٰسٓمٓ میں سین کو بلانون کے میم میں ملا کر غنہ کے ساتھ اس طرح پڑھائیں طَاسِیْمْ مِّیْمْ۔

ہدایت تختی نمبر ۲۴

مثلاً مِنْ رَّبِّكَ کے ہجے (مَ رَ زیر مِرْ۔ رَبَ زبر رَبْ۔ مِرَّبْ۔ بَ زیر بِ مِرَّبِّ۔ كَ زبر كَ مِرَّبِّكَ) رِزْقًا لَّكُمْ کے ہجے (رَزَ زیر رِزْ، قَ لَ زبر قَلْ۔ رِزْقَلْ۔ لَ زبر لَ۔ رِزْقَلَّ۔ كَ مَ پیش كُمْ۔ رِزْقَلَّكُمْ) مَنْ يَّعْمَلْ کے ہجے (مَ نَ یَ زبر مَنْيْ غنہ کے ساتھ یَ عَ زبر يَعْ مَنْيَّعْ۔ مَ لَ زبر مَلْ۔ مَنْيَّعْمَلْ) اِلٰهًا وَّاحِدًا کے ہجے (ہمزہ زیر اِ۔ لَ کھڑا زبر لَا۔ اِلَا۔ ہَ وَ دو زبر ھَنْوْ۔ اِلٰھَنْوْ) اس کے بعد وَاحِدًا کے ہجے ہوں گے۔

ہدایت تختی نمبر ۲۵

کسی حرف پر جزم ہو اور بعد والے حرف پر تشدید ہو تو جزم والے حرف کو نہ پڑھیں گے بلکہ تشدید والے حرف کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے جیسے عَبَدْتُّمْ۔ قَدْ تَّبَيَّنَ۔ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ۔ نون ساکن کے بعد یَ یا وَ ایک ہی کلمہ میں ہو تو ادغام وغنہ نہ ہوگا بلکہ اظہار کے ساتھ پڑھیں گے۔ جیسے: دُنْيَا۔ قِنْوَانٌ۔ صِنْوَانٌ۔ بُنْيَانٌ۔ پورے قرآن مجید میں اس قاعدے کے یہی چار لفظ ہیں۔ اس کو اظہارِ مطلق کہتے ہیں۔

تختی نمبر ۱ مفردات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ وَبِكَ نَسْتَعِیْنُ یَا فَتَّاحُ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

اَلِفْ ا	بَا ب	تَا ت	ثَا ث
جِیْم ج	حَا ح	خَا خ	
دَال د	ذَال ذ	رَا ر	زَا ز
سِیْن س	شِیْن ش	صَاد ص	ضَاد ض
طَا ط	ظَا ظ	عَیْن ع	غَیْن غ

فا ف	قاف ق	کاف ك	لام ل
مِیم م	نُون ن	وَاوُ و	ھا ہ
ہمزہ ء	یَا ي	یا ے	نقطوں کی پہچان ب ت ث ی

امتحان

ت	ط	ث	س	ش	ص	ح	ہ	خ
ق	ذ	ز	ض	ظ	ا	ع	ن	ب
	ف	غ	ي	ت	م	ل	د	

مرکّبات میں ملے ہوئے حروف کی شکلیں

ا	ب	ت	ج	د	ع	ف
ا ا	بـ بـ	تـ ة ة	جـ	لد	ععـ	فـ فـ
ك	ل	م	ن	ھ	ء	ی
كك	ل ل	مم	ن ن	ہ ہ ہ	ء ء	یـ یـ

تختی نمبر ۲ مُرکّبات

ا ل

لا جا لا ما لا با

لا لج لا لب لا بلب

ك ک ک

کب کت کا کا بکت تکت

ب ت ث ن ی

با تا ثا نا یا بس

یس نس تس ثس ثج تح

نخ يخ بج بم يم نم

تم ثم بى يى نى تى

ثى نبل تنل يبل يتل ثثل

نبت ينت تيت يتت ثثت تين

ج ح خ

حث خب جت تحت

يجب صحب بخت

ة ہ ھ

بة يه ته يهب بها بهم

د ذ ر ز

جد خذ جر خز ير تز

مد كذ فر مز

س ش ص ض ط ظ

سل شل صب طب ضا

سر شق ضى ظا

ع غ ء

عز غر صع ضغ يعد تغل

ء أ ؤ ئ

ف ق و م

قو فو فقل قفل يف حم

كم لم تم تمت

امتحان

اياك نستعين ومايدريك

لعله يزكى اويذكر فتنفعه

الذكرى فسيكفيكهم الله

قبلتهم مستقيم بحجارة

من سجيل فجعلهم كعصف

مأكول لتنبئن

تختیِ نمبر ۳ حَرکات

زبر، زیر پیش (ــَــ ــِــ ــُــ) کو حرکات کہتے ہیں۔ زبر، زیر، پیش کو جلدی پڑھیں۔ تھوڑا بھی نہ کھینچیں۔ اب ہر تختی میں ہجے اور رواں دونوں کی مشق کرائیں۔ الف ہمیشہ خالی ہوتا ہے جو الف خالی نہ ہو وہ ہمزہ ہے۔ زبر (ــَــ) کی آواز اوپر کو اُٹھتی ہے۔

زبر ــَــ

اَ	بَ	تَ	ثَ	جَ	حَ	خَ	دَ
ذَ	رَ	زَ	سَ	شَ	صَ	ضَ	طَ
ظَ	عَ	غَ	فَ	قَ	كَ	لَ	مَ
	نَ	وَ	ہَ	ءَ	یَ	ےَ	

مشق

دَرَسَ[1]	وَدَعَ	عَبَدَ	كَسَبَ
دَخَلَ	بَلَغَ	وَجَدَ	سَجَدَ

[1] ہجے: دَ زبر دَ۔ زبر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں۔ رَ زبر رَ۔ دَرَ۔ سَ زبر سَ۔ دَرَسَ

زیر ـــِـ

زیر کو معروف پڑھا جائے اور مجہول آواز سے بچا جائے۔ زیر کی آواز نیچے کو جاتی ہے۔

اِ	بِ	تِ	ثِ	جِ	حِ	خِ	دِ
ذِ	رِ	زِ	سِ	شِ	صِ	ضِ	طِ
ظِ	عِ	غِ	فِ	قِ	كِ	لِ	مِ
	نِ	وِ	هِ	ءِ	يِ	ےِ	

مشق

اِبِلَ	رَدِفَ	حَمِدَ	شَهِدَ
بَخِلَ	سَخِرَ	رَحِمَ	لَعِبَ

ہجے: ا زیر اِ۔ زیر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں اور مجہول بھی نہ ہونے دیں۔ ب زیر بِ۔ اِبِ۔ ل زیر لِ اِبِلِ

شَرِبَ	عَمِلَ	بَرِقَ	خَطِفَ
جَزِعَ	سَقِمَ	غَشِيَ	نَسِيَ

پیش ـُـ

پیش کو بھی معروف پڑھا جائے اور مجہول آواز سے بچا جائے۔ تھوڑا بھی نہ کھینچیں پیش کی آواز آگے کو جاتی ہے اور ہونٹ گول ہوتے ہیں۔

اُ	بُ	تُ	ثُ	جُ	حُ	خُ	دُ
ذُ	رُ	زُ	سُ	شُ	صُ	ضُ	طُ
ظُ	عُ	غُ	فُ	قُ	كُ	لُ	مُ
	نُ	وُ	هُ	ءُ	یُ	ےُ	

مشق

رُسُلُ	سُدُسُ	فُقِدَ	قُتِلَ
نُكِسَ	كَرُمَ	عُلِمَ	هُدِیَ

ا ہجے: رَ پیش رُ پیش کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں اور مجہول بھی نہ ہونے دیں۔ سَ پیش سُ۔ رُسُ۔ لَ پیش لُ۔
رُسُلُ

صُحُفُ	وُسِعَ	قُدِرَ	نُصِرَ

تختی نمبر ۴ حُرُوفِ مَدَّہ

حروف مدہ تین ہیں (ا، ی، و) ان کو تھوڑا کھینچ کر پڑھیں (ا جس سے پہلے زبر ہوے۔ ا)

ءَا	بَا	تَا	ثَا	جَا	حَا	خَا
دَا	ذَا	رَا	زَا	سَا	شَا	صَا
ضَا	طَا	ظَا	عَا	غَا	فَا	قَا
كَا	لَا	مَا	نَا	وَا	هَا	يَا

مشق

زَادَ[1]	خَافَ	تَابَ	جَاهَدَ
حَاسَبَ	جُنَاحُ	شَارَبَ	فَرَاغَ

[1] جیسے: زَآ زبر زَا۔ دَ زبر دَ۔ زَادَ۔ زبر کو تھوڑا ابھی نہ کھینچیں۔

خَادَعَ	قَاتَلَ	صَابَرَ	تَعَالَ

ی

جس پر جزم ہو اور اس سے پہلے زیر ہو تھوڑا کھینچیں اور معروف پڑھیں۔
جزم (ـْـ) کی پہچان کرائیں اور بتلائیں جس حرف پر جزم ہو اس کو پچھلے حرف سے ملا کر پڑھیں۔

اِیْ	بِیْ	تِیْ	ثِیْ	جِیْ	حِیْ	خِیْ	دِیْ
ذِیْ	رِیْ	زِیْ	سِیْ	شِیْ	صِیْ	ضِیْ	طِیْ
ظِیْ	عِیْ	غِیْ	فِیْ	قِیْ	کِیْ	لِیْ	مِیْ
نِیْ	وِیْ	هِیْ	ئِیْ	یِیْ			

مشق

دِیْنِیْ	فِیْهِ	اَرِنِیْ	کِتَابِیْ
اُجِیْبُ	یُوَارِیْ	مَفَاتِیْحُ	رَازِقِیْنَ

ہجے: دَال یٰ زیر دِیْ۔ نُون یٰ زیر نِیْ۔ دِیْنِیْ

عِبَادِیْ	عَذَابِیْ	تَمَاثِیْلُ
مَقَادِیْرُ	اَخِیْهِ	بَنِیْهِ

وْ

جس ''واؤ'' پر جزم ہو اور اس سے پہلے پیش ہو۔
تھوڑا کھینچیں اور معروف پڑھیں۔

اُوْ	بُوْ	تُوْ	ثُوْ	جُوْ	حُوْ	خُوْ	دُوْ
ذُوْ	رُوْ	زُوْ	سُوْ	شُوْ	صُوْ	ضُوْ	طُوْ
ظُوْ	عُوْ	غُوْ	فُوْ	قُوْ	كُوْ	لُوْ	مُوْ
نُوْ	وُوْ	هُوْ	ءُوْ	يُوْ			

مشق

نُوْحٌ	طُوْرٌ	تُوْبُوْ	نُوْرٌ
قَالُوْ	يُوْحِيْ	يَقُوْمُ	تَكُوْنُ

ا ہجے: نَ وَ پیش نُوْ۔ حَ پیش حُ۔ نُوْحُ۔ پیش کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں اور مجہول بھی نہ ہونے دیں۔

هَارُوْنَ	قَارُوْنَ	دَاخِرُوْنَ
سَبِقُوْنَا	بَاسِطُوْنَ	رَاجِعُوْنَ

کھڑا زبر، کھڑا زیر، اُلٹا پیش ـٰ ـٖ ـٗ

ان تینوں کو بھی حروف مدّہ کی طرح تھوڑا کھینچ کر پڑھنا چاہئے (ـٰ) کھڑا زبر برابر ہوتا ہے الف کے جیسے

بٰ = بَا

اٰ	بٰ	تٰ	ثٰ	جٰ	حٰ	خٰ	دٰ
ذٰ	رٰ	زٰ	سٰ	شٰ	صٰ	ضٰ	طٰ
ظٰ	عٰ	غٰ	فٰ	قٰ	كٰ	لٰ	مٰ
نٰ	وٰ	ہٰ	ءٰ	یٰ	ےٰ		

مشق

اٰدَمَ	اٰمَنَ	مٰلِكِ	اَبٰوٰهُ
سَمٰوٰتِ	غَوِيْنَ	يُصٰلِحُ	اِلٰهُنَا

ـٰ جیسے: ہمزہ کھڑا زبر اٰ۔ دَ زبر دَ۔ زبر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں۔ اٰدَ مَ زبر مَ۔ اٰدَمَ

هٰذَا	كِتٰبُ	رِسٰلٰتِ	ذٰلِكَ

کھڑا زیر ـٖ

کھڑا زیر (ـٖ) برابر ہے ی مدّہ کے جیسے بٖ = بِی

اٖ	بٖ	تٖ	ثٖ	جٖ	حٖ	خٖ	دٖ
ذٖ	رٖ	زٖ	سٖ	شٖ	صٖ	ضٖ	طٖ
ظٖ	عٖ	غٖ	فٖ	قٖ	كٖ	لٖ	مٖ
	نٖ	وٖ	هٖ	ءٖ	يٖ	ےٖ	

مشق

اَلِفٖ	بِهٖ	عِبَادِهٖ	رُسُلِهٖ
نُورِهٖ	وَقِيلِهٖ	هٰذِهٖ	بِكَلِمٰتِهٖ

ہجے: ہمزہ کھڑا زیر اٖ۔ لٓ کھڑا زبر لٰ۔ فٓ زیر فِ۔ زیر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں اور مجہول بھی نہ ہونے دیں۔ اٰلِفِ۔

بِاٰيٰتِهٖ	بِكِتٰبِهٖ	بِيَمِينِهٖ	فِيهِ

اُلٹا پیش ـٗ

اُلٹا پیش (ـٗ) برابر ہے و کے جیسے بٗ = بُو

اٗ	بٗ	تٗ	ثٗ	جٗ	حٗ	خٗ	دٗ
ذٗ	رٗ	زٗ	سٗ	شٗ	صٗ	ضٗ	طٗ
ظٗ	عٗ	غٗ	فٗ	قٗ	كٗ	لٗ	مٗ
	نٗ	وٗ	ہٗ	ءٗ	یٗ	ےٗ	

مشق

لَهٗ	دَاوٗدَ	رَسُوْلُهٗ	اٰيَاتُهٗ
جُنُوْدُهٗ	تِلَاوَتُهٗ	وَرِثَهٗ	مَوَازِيْنُهٗ

لہ ہجے: لَ زبر لَ۔ زبر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں۔ ہٗ اُلٹا پیش ہٗ۔ لَهٗ

جَعَلَهٗ	مَاوٗرِيَ	غَاوٗنَ	قَرِيْنُهٗ

تختی نمبر ۵ حُرُوفِ لِین

حروفِ لین دو ہیں: وْ یْ، (۱) واؤ ساکن (وْ) سے پہلے زبر ہو۔ (۲) یا ساکن (یْ) سے پہلے زیر ہو۔ ان دو حرفوں کو نرم آواز کے ساتھ جلدی ادا کریں۔ حروف لین بھی معروف آواز سے پڑھے جاتے ہیں۔

وْ

اَوْ	بَوْ	تَوْ	ثَوْ	جَوْ	حَوْ
خَوْ	دَوْ	ذَوْ	رَوْ	زَوْ	سَوْ
شَوْ	صَوْ	ضَوْ	طَوْ	ظَوْ	عَوْ
غَوْ	فَوْ	قَوْ	كَوْ	لَوْ	مَوْ
نَوْ	وَوْ	هَوْ	ءَوْ	يَوْ	

مشق

اَوْفِ[1]	حَوْلَ	صَوْمُ	سَوْفَ
كَوْثَرَ	شَرَوْهُ	يٰقَوْمِ	مَوْءٗدَةُ

[1] ہجے: اَوْ زبر اَوْ۔ فْ زیر فِ۔ اَوْفِ

یْ حرفِ لین۔ آواز معروف ہو۔ نرمی سے جلد ادا کی جائے۔

اَیْ	بَیْ	تَیْ	ثَیْ	جَیْ	حَیْ	خَیْ	دَیْ
ذَیْ	رَیْ	زَیْ	سَیْ	شَیْ	صَیْ	ضَیْ	طَیْ
ظَیْ	عَیْ	غَیْ	فَیْ	قَیْ	کَیْ	لَیْ	مَیْ
نَیْ	وَیْ	ھَیْ	ءَیْ	یَیْ			

مشق

اَیْنَ[۱]	صَیْفُ	اَبَوَیْهِ	یٰلَیْتَنِیْ
اَوْحَیْتَ	عَیْنَیْنِ	لَارَیْبَ	غَیْرِیْ
بَیْنَ یَدَیْهِ ۞ یُنَادَوْنَ ۞ هَیْهَاتَ			
اَوْجَسَ ۞ سُلَیْمٰنُ ۞ فَتَعَالَیْنَ			

[۱] ہجے: ہمزہ یٓ زبر اَیْ۔ نٓ زبر نَ = اَیْنَ

تختی نمبر ٦ مشق حرکات و حروفِ مدّہ و حروفِ لین

بَ بَا ❖ بِ بِیْ بَیْ ❖ بُ بٗ

بُوْ بَوْ ❖ جُوْ جُوْ جِیْ جِ جَیْ

خَلَقَ ❖ اِذَا وَقَبَ ❖ وَاِذَا قُرِئَ

وَّكَوَاعِبَ ❖ فِیْ جِیْدِهَا ❖ يَقُوْلُ

فَعَقَرُوْهَا ❖ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا ❖ مَاٰرِبُ

يَوْمَ يَرَوْنَهَا ❖ وَصَاحِبَتِهٖ ❖ ذٰلِكَ

فَقَالَ ❖ حَافِظِيْنَ ❖ وَاُوْتِيَ كِتٰبَهٗ

كَيْفَ فَعَلَ ❖ وَلِيَ دِيْنِ ❖ اَوْحٰى لَهَا

بِمَا يُوْعُوْنَ ❖ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ❖

تختی نمبر ۷ ـً ـٍ ـٌ تنوین

دو زبر ـً دو زیر ـٍ دو پیش ـٌ کو تنوین کہتے ہیں۔

دو زبر ـً

اً بًا تًا ثًا جًا حًا خًا دًا ذًا

رًا زًا سًا شًا صًا ضًا طًا ظًا عًا غًا

فًا قًا كًا لًا مًا نًا وًا هًا ءًا يًا

دو زیر ـٍ

اٍ بٍ تٍ ثٍ جٍ حٍ خٍ دٍ ذٍ رٍ

زٍ سٍ شٍ صٍ ضٍ طٍ ظٍ عٍ غٍ فٍ

قٍ كٍ لٍ مٍ نٍ وٍ هٍ ءٍ يٍ ےٍ

دو پیش ـٌ

اٌ بٌ تٌ ثٌ جٌ حٌ خٌ دٌ ذٌ رٌ

زٌ سٌ شٌ صٌ ضٌ طٌ ظٌ عٌ غٌ فٌ

قٌ كٌ لٌ مٌ نٌ وٌ هٌ ءٌ ىٌ ےٌ

تختی نمبر ۸ تنوین و نون ساکن

جس نون پر جزم (سکون) ہو اُس کو نون ساکن کہتے ہیں۔ تنوین اور نون ساکن کی آواز یکساں ہوتی ہے،

جیسے: بًا۔ بَنْ

تًا	تَنْ	تٍ	تِنْ	تٌ	تُنْ
ثًا	ثَنْ	ثٍ	ثِنْ	ثٌ	ثُنْ
جًا	جَنْ	جٍ	جِنْ	جٌ	جُنْ
دًا	دَنْ	دٍ	دِنْ	دٌ	دُنْ

مشق

عَادًا	سَوْءٍ	قَرِيْبٌ	فَمَنْ
عَظِيْمٌ	كُنْ	مَرَضٌ	رَسُوْلٌ
شَيْـًٔا	غِشَاوَةٌ	غَاسِقٍ	هُدًى

تختی نمبر ۹ اِظہار

تنوین و نونِ ساکن کا قاعدہ ۱

حروفِ حلقی ۶ ہیں: ء ہ ع ح غ خ تنوین یا نون ساکن کے بعد حروفِ حلقی آئیں تو نون کو ظاہر کر کے بلا غنّہ کے جلد پڑھیں گے اس کو اظہار کہتے ہیں۔

طَيْرًا اَبَابِيْلَ	نَارٌ حَامِيَةٌ
لِمَنْ خَشِيَ	مِنْ غَيْرِهٖ
يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا	مِنْهُ خِطَابًا
مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ	كُفُوًا اَحَدٌ

فَمَنْ عُفِيَ ❖ مِنْ اَخِيْهِ ❖ مَنْ

اِذْنٍ كِتَابٌ حَكِيْمٌ ❖ عَذَابٌ

غَلِيْظٌ ❖ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ❖

تختی نمبر ۱۰ اِخفَاء

تنوین و نونِ ساکن کا قاعدہ ۲

تنوین یا نون ساکن کے بعد حروفِ اخفاء آویں تو نون کی آواز کو ناک میں چھپا کر پڑھنا چاہیے (نوکِ زبان تالو سے ہٹا کر جیسے اُردو میں ''پنکھا'' کے نون کو پڑھتے ہیں) اخفاء کی مقدار ایک الف ہے۔ حروف اخفاء پندرہ ہیں: ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ك. تنوین یا نون ساکن کے چار قاعدے ہیں۔ باقی دو قاعدوں (اقلاب، ادغام) کا بیان تختی ۲۳، ۲۴ میں ہے۔

اَنْتَ مُنْذِرٌ	كِرَامًا كَاتِبِيْنَ
كُنْتُ تُرَابًا	يَتِيْمًا فَاٰوٰى
مَنْ دَخَلَهٗ	اُنْثٰى مِنْ شَيْءٍ
نَارًا ذَاتَ	فَلَنْ تَجِدَ

يَوْمَ يُنْفَخُ ۞ مَنْ طَغٰى ۞ عَنْ ضَيْفِ

مَنْ ثَقُلَتْ ۞ اَنْزَلْنَا ۞ يَنْظُرُوْنَ

تختی نمبر ۱۱ جزم ــــ سُکون

حروفِ قلقلہ ۵ ہیں۔ (ق ط ب ج د، جن کا مجموعہ قُطبُ جَدٍّ ہے)۔ جب ان پر جزم ہو تو ان کو پڑھتے وقت ان کے مخرج ٹکرکھا کر الگ ہو جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ کسی جزم والے حرف میں قلقلہ نہ ہوگا۔

اَبْ	اِبْ	اُبْ	جَبْ	جِبْ	جُبْ
بَجْ	بِجْ	بُجْ	سَدْ	سِدْ	سُدْ
قَطْ	قِطْ	قُطْ	جَقْ	جِقْ	جُقْ

امتحان

بَسْ	کِتْ	جَعْ	جُلْ	غُلْ
وَحْ	مَأْ	اِھْ	نَصْ	رَءْ

اسی طرح تمام حرفوں کو باری باری سب حرفوں سے ملانے کی زبانی طور پر مشق کرائیں۔

یَجْعَلْ	لَقَدْ	خَلَقْنَا	اَطَعْنَا
نَقْعًا	بُرُوْجْ	مُحِیْطْ	اِھْدِنَا

تختی نمبر ۱۲ مشق سُکون (جزم)

جس حرف پر جزم (ْ) ہو اس کو پیچھے والے حرف سے ملا کر پڑھتے ہیں۔ جزم والے حرف کو ساکن کہتے ہیں۔ ہمزہ ساکنہ کے پڑھنے میں جھٹکا ہوتا ہے۔

تَجْرِیْ	تَقْوٰی	یُغْنِیْ	نُشِرَتْ
رُفِعَتْ	یَنْقَلِبُ	لَیْسَ	حُشِرَتْ
یَعْلَمُ	سُطِحَتْ	یُوَسْوِسُ	یَسْقُوْنَ

وَاَلْقَتْ ✤ اَفَلَا یَعْلَمُ ✤ اِذَا بُعْثِرَ

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ✤ هَلْ

اَتٰىكَ ✤ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ

اِقْرَأْ ✤ تَأْتُوْنَ ✤ یَأْتِیَكَ ✤ یَأْمُرُوْنَ

تختی نمبر (۱۳) تَشْدِیْد ّ

(۱) پہلے تشدید کا نام یاد کرائیں اور اس کی شکل سمجھا دیں۔ (۲) پھر بتلا دیں کہ جس حرف پر تشدید ہو اس کو ہجے کرنے میں دو مرتبہ پڑھتے ہیں، ایک بار پہلے حرف سے ملا کر اور ایک بار خود اُسے۔ (۳) تشدید کی آواز میں ایک قسم کی سختی ہوتی ہے۔ (۴) نّ اور مّ پر تشدید ہو تو غنّہ ہوگا۔ (۵) ناک میں تھوڑی دیر آواز کو روکنا غنّہ کہلاتا ہے۔ (۶) غنّہ کی مقدار ایک الف کے برابر ہے۔ جیسے: اَنْ نَ = اَنَّ

اَبَّ	اِبَّ	اُبَّ	اَبِّ	اِبِّ	اُبِّ
اَتَّ	اِتَّ	اُتَّ	اَتِّ	اِتِّ	اُتِّ
اَجَّ	اِجَّ	اُجَّ	اَجِّ	اِجِّ	اُجِّ
اَبًّا	اِبًّا	اُبًّا	اَبٍّ	اِبٍّ	اُبٍّ
بَبُّ	بِبُّ	بُبُّ	تَبًّا	تِبٍّ	تُبٌّ
جَبَّ	جِبَّ	جُبَّ	جَبِّ	جِبِّ	جُبِّ
فَعَّ	فَعًّا	كُوِّ	تَوَّ	سُجِّ	عَدَّ
حُضُّ	حَيَّ	عَلَيَّ	اِيَّاكَ	يَظُنُّ	ثُمَّ
سُيِّرَتْ	سُعِّرَتْ	عُطِّلَتْ	یہ چند مثالیں ہیں باقی زبانی مشق کرائیں، ہر ایک حرف کو تمام حرفوں سے ملا کر امتحان لیتے رہیں۔		

تختی نمبر ۱۴ رائے ساکِنہ و مُشدّدہ

(۱) جزم والی رٓ کو رائے ساکنہ کہتے ہیں اور تشدید والی رٓ کو رائے مشدّدہ کہتے ہیں۔ (۲) رٓ پر زبر یا پیش ہو تو پُر ہوگی زیر ہو تو باریک ہوگی۔ (۳) رائے ساکنہ سے پہلے زبر یا پیش ہو تو رٓ پُر ہوگی اور زیر ہو تو رائے ساکنہ باریک ہوگی۔ (باقی قواعد طریقۂ تعلیم میں ملاحظہ ہوں)

اس سبق میں رٓ کو پُر کر کے پڑھنا چاہیے

اَرْسَلْنَا ❖ قُرْاٰنٌ ❖ يَغُرُّرْكَ ❖ مِرْصَادًا

قِرْطَاسٍ ❖ فِرْقَةٌ ❖ اِمْرَاَتَابُوْا

رَبِّ ارْجِعُوْنِ ❖ مُسْتَقَرٌّ ❖ فَفِرُّوْا

بِرَّ ❖ بِرٌّ ❖ مَرَّةً

اس سبق میں رٓ کو باریک کر کے پڑھنا چاہیے

اُمِرْتُ ❖ مُنْهَمِرٌ ❖ وَاصْبِرْ

مِنْ شَرِّ ❖ بَرِّ بَرِّ ❖ دُرِّيٌّ

مُسْتَمِرٍّ ❖ ذُرِّيَّةً ❖ تُحَرِّمُ

تختی نمبر ۱۵ حروفِ قمری و شمسی

(۱) الف لام اگر حروفِ قمری کے شروع میں ہوں تو صرف لْ پڑھا جائے گا۔ الف کو نہ پڑھیں گے جیسے وَالْقَمَرِ (حروفِ قمری ۱۴ ہیں: ب ج ح خ ع غ ف ق ك م و ہ ء ی)۔ (۲) الف لام اگر حروفِ شمسی کے شروع میں ہوں تو ا، اور لْ، دونوں کو نہ پڑھیں گے بلکہ بعد والے حرف سے ملا کر پڑھیں گے جیسے وَالشَّمْسِ (حروفِ شمسی بھی ۱۴ ہیں: ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن)

حروفِ قمری	وَالْقَمَرِ ❖ وَالْيَتٰمٰى ❖ وَالْاَقْرَبِيْنَ
حروفِ قمری	مَا الْقَارِعَةُ ❖ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
حروفِ شمسی	اِذَا الشَّمْسُ ❖ كَانَ النَّاسُ
حروفِ شمسی	يَقُوْلُ الرَّسُوْلُ ❖ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

تختی نمبر ۱۶ لفظِ اَللّٰہ کا قاعدہ

لفظ اللہ سے پہلے زبر یا پیش ہو تو لفظ اللہ کے لْ کو پُر پڑھیں گے، اگر زیر ہو تو لفظ اللہ کے لْ کو باریک پڑھیں گے۔ (باقی ہر لْ، باریک ہوگا)

زبر	اِنَّ اللّٰهَ ❖ قَالَ اللّٰهُ ❖ سَمِعَ اللّٰهُ
پیش	حُدُوْدُ اللّٰهِ ❖ يُرِيْدُ اللّٰهُ ❖ خَلْقُ اللّٰهِ
زیر	بَلِ اللّٰهُ ❖ دِيْنِ اللّٰهِ ❖ اَمْرِ اللّٰهِ

تختی نمبر ۱۷ وقف کرنے کے قاعدے

وقف کے معنی ٹھہرنا یعنی قرآن پاک پڑھتے پڑھتے کس طرح ٹھہرے۔

ایسے گول نشان ○ کو آیت کہتے ہیں۔(۱) زبر، زیر، پیش، دو زیر، دو پیش پر وقف کرنا ہو تو آخری حرف پر جزم دے کر سانس توڑیں۔ اسی کو وقف کرنا کہتے ہیں۔(۲) دو زبر پر وقف کرنا ہو تو ایک زبر کے ساتھ الف پڑھا جاتا ہے جیسے اَحَدًا سے اَحَدَا۔(۳) گول تا(ۃ) پر وقف کرنا ہو تو وہ ہائے ساکنہ (ہْ) بن جاتی ہے جیسے جَارِیَۃٌ سے جَارِیَہْ (تَعَوُّذ اور تَسْمِیَہ کو زبانی یاد کرایا جائے)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ قُلْ هُوَ
اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○
فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ○ تُسْقٰى مِنْ
عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ○ لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ○

تختی نمبر ۱۸ تشدید معہ تشدید

عِلِّیُّوْنَ	یَزَّکّٰی	یَذَّکَّرُ
مُزَّمِّلُ	مُدَّثِّرُ	عِلِّیِّیْنَ

تختی نمبر ۱۹ مد کا بیان

(۱) حروفِ مدّہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو تو مد متصل (مدّ واجب بمعنیٰ اہم) ہوگا۔

(۲) حروفِ مدّہ کے بعد اگر ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو مدّ منفصل (مد جائز) ہوگا۔

(۳) حروفِ مدّہ کے بعد والے حرف پر اگر جزم یا تشدید ہو تو مدّ لازم ہوگا۔

(ایک الف سے زائد کھینچ کر پڑھنے کو مدّ کہتے ہیں)

مدّ متصل	جَآءَ ❖ سِیْٓـٔتْ ❖ سُوْٓءُ
مدّ منفصل	فِیْٓ اَمْرِنَا ❖ لَآ اِلٰهَ ❖ اِنَّآ اَنْزَلْنَا
مدّ لازم	آلْـٰٔنَ ❖ حَآجُّوْكَ ❖ وَالصّٰٓفّٰتِ ★

★ اس کے ہجے ہدایت تختی نمبر ۱۹ میں دیکھئے۔

تختی نمبر ۲۰ تشدید بعد حروفِ مدّہ

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝
وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ فَاِذَا
جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝ فَاِذَا
جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى
طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ وَاِذَا رَاَوْهُمْ
قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝

تختی نمبر ۲۱ حروفِ مقطّعات

كٓهٰيٰعٓصٓ	الٓمّٓرٰ	الٓرٰ	الٓمّٓصٓ	الٓمّٓ
صٓ	يٰسٓ	طٰسٓ	طٰسٓمّٓ	طٰهٰ
نٓ	قٓ	حٰمٓ عٓسٓقٓ		حٰمٓ

تختی نمبر ۲۲ میم ساکن کے قاعدے

(۱) اظہار شفوی: میم ساکن کے بعد 'ب' اور 'م' کے علاوہ کوئی اور حرف بالخصوص 'و' یا 'ف' آئے تو 'م' کو ظاہر کر کے پڑھنا چاہیے جیسے اُردو میں ہم، تم کی 'م'۔ (۲) اخفاء شفوی: میم ساکن کے بعد 'ب' آئے تو غنہ کے ساتھ اخفاء ہوگا۔ (۳) ادغام شفوی: میم ساکن کے بعد 'م' آئے تو 'م' کو 'م' سے ملا کر غنّہ کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

اِظہارِ شفوی

هُمْ فِيهَا ❖ لَكُمْ دِينُكُمْ ❖ لَمْ يَلْبَسُوٓا
أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ ❖ لَهُمْ أَجْرٌ

اِخفاءِ شفوی

إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ ❖ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ
وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ❖ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ

اِدْغامِ شفوی

إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُونَ ○ لَهُمْ مَّا يَشَآءُونَ ○
فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ ❖ فَهُمْ مُّعْرِضُونَ ○

تختی نمبر ۲۳ اِقْلَاب

تنوین یا نون ساکن کا قاعدہ ۳: تنوین یا نون ساکن کے بعد 'ب' آئے تو 'ن' کو 'م' سے بدل کر غنّہ اور اخفاء کے ساتھ پڑھیں گے، اس کو اِقلاب کہتے ہیں۔ ہجے مثلاً: مَنْ م بَخِلَ کے اس طرح ہوں گے۔ م۔ م زبر مَمْ۔ ب زبر بَ۔ مَمْبَ۔ خ زیر خِ۔ مَمْبَخِ۔ لَ زبر لَ۔ مَمْبَخِلَ۔

مَنْ بَخِلَ ۞ لَنَسْفَعًاۢ بِالنَّاصِيَةِ ○

مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ ۞ كِرَامٍۢ بَرَرَةٍ ○

مِنْۢ بَعْدِ ۞ مُطَهَّرَةٍۢ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ

بِذَنْۢبِهِمْ ۞ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○

سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۞ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ ۞

عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۞ رَجْعٌۢ

بَعِيْدٌ ۞ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰى

تختی نمبر (۲۴) اِدْغامِ یَرْمَلُوْنْ

تنوین یا نون ساکن کا قاعدہ ۴: حروفِ ادغام ۶ ہیں: ی ر م ل و ن۔ ان کو حروف یَرْمَلُوْنَ کہتے ہیں۔ تنوین یا نون ساکن کے بعد حروفِ یرملون میں سے کوئی حرف آجائے تو لؔ اور رؔ کی صورت میں بغیر غنہ کے ملا کر پڑھیں گے۔ اس کو ادغام بلا غنّہ اور ادغامِ تام بھی کہا جاتا ہے۔

الف: مشق ادغام بلا غنّہ

اِدْغامِ رْ

مِنْ رَّبِّكَ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ	رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اِدْغامِ لْ

مِنْ لَّدُنْهُ	كُلٌّ لَّهُ	يَكُنْ لَّهُ
رِزْقًا لَّكُمْ	اُفٍّ لَّكُمْ	مِنْ لَّبَنٍ

: مشق ادغام مع الغنّہ: تنوین یا نون ساکن کے بعد حروفِ یرملون میں سے ی و م ن (یومن) دوسرے کلمہ میں آئیں تو غنّہ کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے۔ (اس کو ادغام مع الغنّہ اور ادغام ناقص بھی کہتے ہیں)

اِدغام ی

اَنْ يُّؤْتِىَ ❖ مَنْ يَّعْمَلْ ❖ مِنْ يَّوْمٍ

مَنْ يَّقُوْلُ ❖ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ ❖ اَنْ يَّشَآءَ

اِدغام و

اِلٰهًا وَّاحِدًا ❖ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ❖ اِنْ وَّهَبَتْ

مِنْ وَّرَآئِهِمْ ❖ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ❖ مِنْ وَّعِدٍ

اِدغام م

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ ❖ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا

خَيْرٌ مِّنْ ❖ عَنْ مَّنْ ❖ مِنْ مِّثْلِهٖ

اِدغام ن

مِنْ نَّبِيٍّ ❖ نُوْرًا نَّهْدِىْ ❖ مِنْ نِّعْمَةٍ

لِمَنْ نُّرِيْدُ ❖ فَمَنْ نَّكَثَ ❖ مِنْ نَّصِرِيْنَ

تختی نمبر ۲۵ رَسمُ الخط

رسم الخط یعنی لکھنے کا طریقہ: قرآن پاک میں بہت جگہ "ا، وَ، یَ" لکھے ہوئے ہیں مگر پڑھے نہیں جاتے۔ ان پر نشان (x) بنا ہوا ہے۔ نیچے کے نقشہ میں وہ الفاظ لکھ دیئے گئے ہیں۔ لفظ اَنَا میں نون کے بعد کا الف کہیں پڑھا نہیں جائے گا۔ اَنَ کی طرح پڑھیں گے جب کہ اس پر وقف نہ کریں۔ ہر خانہ میں لکھنے کے طریقہ کے ساتھ پڑھنے کا طریقہ بھی درج ہے۔

اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَفَئِنْ مَّاتَ پ۴ ع۶ پ۱۷ ع۳	لَاۡاِلَى اللّٰهِ لَاِلَى اللّٰهِ پ۴ ع۸	اَنْ تَبُوْءَاۡ اَنْ تَبُوْءَ پ۶ ع۹
مِنْ نَّبَاۡئِ مِنْ نَّبَئِ پ۷ ع۱۰	مَلَاۡئِهٖ مَلَئِهٖ پ۹ ع۲ اور ۵ جگہ ہے	وَلَاۡاَوْضَعُوْا وَلَاَوْضَعُوْا پ۱۰ ع۱۲
ثَمُوْدَاۡ ثَمُوْدَ پ۱۲ ع۶، پ۲۰ ع۱۶۔ پ۲۷ ع۷	لِتَتْلُوَاۡ لِتَتْلُوَ پ۱۲ ع۱۰	لَنْ نَّدْعُوَاۡ لَنْ نَّدْعُوَ پ۱۵ ع۱۴
لِشَاۡیْءٍ لِشَیْءٍ پ۱۵ ع۱۱	لٰكِنَّاۡ لٰكِنَّ پ۱۵ ع۱۷	لَاۡاَذْبَحَنَّهٗ لَاَذْبَحَنَّهٗ پ۱۹ ع۱۷

لِيَرْبُوَا۟ فِىْ لِيَرْبُوَفِىْ پ ۲۱ ع ۷	لَاَا۟لَى الْجَحِيْمِ لَاِلَى الْجَحِيْمِ پ ۲۳ ع ۶	لِيَبْلُوَا۟ لِيَبْلُوَ پ ۲۶ ع ۸	
نَبْلُوَا۟ نَبْلُوَ پ ۲۶ ع ۸	بِئْسَ الِاسْمُ بِئْسَ لِسْمُ پ ۲۶ ع ۱۴	لَاَا۟نْتُمْ اَشَدُّ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ پ ۲۸ ع ۵	
سَلٰسِلَا۟ سَلَاسِلَ پ ۲۹ ع ۱۹	قَوَارِيْرَا۟ قَوَارِيْرَ پ ۲۹ ع ۱۹	مَلَا۟ئِهِمْ مَلَئِهِمْ پ ۱۱ ع ۱۴	
وَلَآ اَنَا۟ عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَآ اَنَ عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ پ ۳۰ سُورۂ کافرون	مُوْسٰى مُوْسَا پ۳۰ (کئی جگہ ہیں)	عِيْسٰى عِيْسَا پ ۳ ع ۱۴	
زَكٰوةَ زَكَاتَ پ۳۰ (کئی جگہ ہیں)	صَلٰوةَ صَلَاتَ پ ۱ ع ۱	حَيٰوةِ حَيَاتِ پ ۲	مِشْكٰوةِ مِشْكَاتِ پ ۱۸

لفظ اَنَا پر اگر سانس ٹوٹے تو الف پڑھا جائے گا۔ لوٹا کر پڑھنے پر وہی اَنَ کی طرح پڑھیں۔

تختی نمبر (۲۶) علاماتِ وقف[1]

وقف کے معنیٰ ٹھہرنا یعنی قرآن پاک پڑھتے پڑھتے کس طرح اور کہاں ٹھہرے کہاں نہ ٹھہرے۔ اس کے لیے نیچے لکھی ہوئی علامات قرآن مجید میں جگہ جگہ بنی ہوئی ہیں[2]۔

علامات	تشریح
○	اس علامت کو آیت کہتے ہیں یہاں ٹھہرنا چاہئے۔
۵	آیت کوفی ہے مثل ○ کے حکم کے ہے۔
م	یہ وقف لازم کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا ضروری (اہم) ہے۔
ط	وقف مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیے۔
ج	وقف جائز کی علامت ہے یہاں ٹھہرنا بہتر ہے اور نہ ٹھہرنا بھی جائز ہے۔
ز	یہاں ٹھہر سکتے ہیں مگر نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
ص	یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔
ق	یہاں ٹھہرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
ك	مطلب یہ ہے کہ پچھلی آیت میں جو علامت آچکی ہے وہی یہاں بھی ہے۔

علامات	تشریح
مع ∴ ∴	یہ معانقہ کی علامت ہے۔ دو جگہ تین تین نقطے لکھے ہوتے ہیں ان میں سے ایک جگہ ٹھہرے اور ایک جگہ ملا کر پڑھے۔
قف	یہاں ٹھہرنا بہتر ہے، نہ ٹھہرے تو کوئی حرج نہیں۔
صل	یہاں بھی ٹھہر سکتے ہیں مگر نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
صلے	یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے۔
لا	یہ علامت کہیں آیت پر ہوتی ہے۔ یہاں ٹھہرے یا نہ ٹھہرے مطلب نہیں بگڑتا اور جہاں عبارت کے درمیان 'لا' ہو وہاں نہ ٹھہرے ورنہ مطلب بگڑ جائے گا۔
س یا سکتہ	یہاں تھوڑی دیر آواز بند کرے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔
وقفة	یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ دیر آواز بند کرے اور سانس بھی نہ توڑے۔

[1] جہاں کئی علامات ہوں تو اوپر والی پر عمل بہتر ہے۔ [2] آیت کے بیچ میں اگر سانس ٹوٹے تو اس کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کر کے سانس توڑے پھر کچھ پیچھے سے لوٹا کر پڑھے۔

تختی نمبر ۲۷ اِجرائے قواعِد

جَزَآءً ۞ حَدَآئِقَ ۞ مَلٰٓئِكَةُ ۞ اُولٰٓئِكَ ۞

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ وَكُلُّ اَمْرٍ

مُّسْتَقِرٌّ ۝ اَلَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ لا

سَلٰمٌ قف هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ ج

هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ نِ الَّذِىْ ۞ اِهْدِنَا

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ لَاتَحْمِلُ

رِزْقَهَا صلے اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا ۞ وَلَاَجْرُ

الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○

فَذَكِّرْ قف اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۞ وَ

لِيَتَمَتَّعُوْا وقفة فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○ وَلَمْ

يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ○ سكتة قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ

كَلَّا بَلْ سكتة * رَانَ وَقِيْلَ مَنْ سكتة * رَاقٍ ○

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ج شَهِدْنَآ

اَنْ تَقُوْلُوْا ۞

اِرْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۚ ○

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۙ ○ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۧ ○

* دونوں جگہ 'ب' اور 'م' کو 'ر' کے ساتھ ملا کر پڑھنا بھی درست ہے۔ اس صورت میں سکتہ نہ ہوگا۔

(بَرَّانَ ۔ مَرَّاقٍ)

تختی نمبر ۲۸ کلماتِ اسلام

ہدایت: بچوں کو اچھی طرح زبانی معہ ترجمہ یاد کرا دیے جائیں۔

کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

کلمہ شہادت

اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

ترجمہ: گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

ترجمہ: اللہ کی ذات (ہر عیب سے) پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں

وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا

اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور نہیں ہے

حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند عظمت والا ہے۔

کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا
شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞

کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۞

کلمہ سیدالاستغفار

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا
عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ،
اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ

بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْۢبِىْ فَاغْفِرْلِىْ

فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ۝

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا

هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَ

قَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ ۝

ایمانِ مفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ

تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۝

اذان واقامت کے کلمات

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؛ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ؛ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؛ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ؛ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ؛ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؛ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ؛ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

بھی دومرتبہ کہنا چاہیے اور اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ؛ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ

دومرتبہ کہنا چاہیے

اذان واقامت کی بعض غلطیاں

جن کی طرف عام طور پر توجہ نہیں ہوتی

اذان کی عظمت و وقعت بچّوں کے دلوں میں بٹھائیں اور کلماتِ اذان و اقامت کی عملی مشق بھی بتدریج کرائیں۔

اذان میں متعدد غلطیاں ہوتی ہیں۔ مثلاً: اِلٰہ، رَسُوْلُ میں حرف مد کو بڑھانا۔ حَیَّ میں زبر کو کھینچنا۔ عَلَی الصَّلٰوۃِ میں 'ع' کو حذف کردینا۔ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ میں اَلصَّلٰوۃُ کے 'ل' کو بہت کھینچنا۔ اسی طرح لفظ 'اَللّٰہُ اَکْبَرُ' میں لفظ اَللّٰہُ کے 'ل' کو مدِ طبعی سے زیادہ کھینچنا۔ شرح وقایہ میں اس قسم کی اغلاط کی طرف مجملاً توجہ دلائی گئی ہے۔

اقامت میں ہر کلمہ پر سانس توڑ دینا۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ میں 'ت' کی حرکت کو ظاہر کرنے کا عام رواج ہے جو صحیح نہیں ہے۔

(سبیل الفلاح، صفحہ ۷، مؤلفہ حضرت مولانا ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم)

اذان کی طرح اقامت میں بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت چہرہ کو داہنی اور بائیں جانب پھیرنا مستحب ہے۔ (شامی، درمختار، امداد الفتاویٰ)

اقامت میں آخری کلمہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو ایک ہی سانس میں کہنا چاہیے۔